تسہیل و تشریح

فرہنگ و حواشی

کلیات اقبال (اردو)

(۲)

احمد جاوید

ہر بڑے شاعر کی طرح اقبال بھی ایک مشکل شاعر ہیں - ان کی شاعری ذوق اور فہم کی جن سطحوں پر کھلنا شروع کرتی ہے، آج کا قاری ان میں سے اکثر سے بے بہرہ ہے - یہی وجہ ہے کہ شعر اقبال ایک پر زور نعرے اور ایک کار آمد پیغام کی حیثیت سے تو ہمارے درمیان موجود ہے، لیکن اس کی عظمت کے فکری، تخلیقی اور فنی شواہد بہت تیزی کے ساتھ ہم سے اوجھل ہوتے جا رہے ہیں - شاعری اور ادب سے سنجیدہ تعلق رکھنے والوں کے لیے بھی کم از کم فہم کی اس سطح تک پہنچنا دشوار ہو چلا ہے جہاں اقبال کی شاعرانہ بزرگی کا ادراک میسر آ سکتا ہے - اس صورت حال میں اقبال کی شاعری کا ایک ایسا تجزیہ ضروری معلوم ہوتا ہے جس کے ذریعے سے یہ دکھانا آسان ہو جائے کہ یہ کلام بلند ترین شعری معیارات کے مطابق تو ہے ہی، ان میں سے بعض کا خالق بھی ہے - اس سلسلے میں اقبال اکادمی نے مطالعۂ شعر اقبال کا ایک پورا منصوبہ تیار کیا ہے جس کا پہلا مرحلہ تسہیل کلیات اقبال (فارسی) کی صورت میں مکمل ہو چکا ہے - دوسرا مرحلہ یعنی کلیات اردو کا فرہنگ اور تحشیہ، تکمیل کے قریب ہے - اس کے کچھ نمونے اقبالیات میں اس غرض سے شائع کیے جا رہے ہیں کہ ہمارے قارئین، خصوصاً ماہرین اقبالیات اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں - ہم ہر تجویز و تنقید کے لیے چشم براہ ہیں- البتہ یہ ملحوظ رہے کہ اس کام میں زیادہ تر اہل علم کی ضروریات کو پیش نظر رکھا گیا ہے - ایسا کرنا اس لیے ضروری تھا کہ علامہ کی شعری عظمت میں جو فکری و تخلیقی عناصر کارفرما ہیں، ایک خاص سطح سے نیچے اتر کر ان کی نشان دہی بھی نہیں کی جا سکتی - تاہم عام طالب علموں کی رہنمائی کا بھی سامان موجود ہے - توقع ہے کہ ان کی کوئی بڑی ضرورت تشنۂ تکمیل نہیں رہے گی -

اس کام کی اصل افادیت یہ ہے کہ اصطلاحات کی تشریح، اور مشکلات کے حل میں کلام اقبال کی کسی اچھی سے اچھی شرح اور فرہنگ سے بھی وہ مدد نہیں مل سکتی، جو یہ فراہم کرتا ہے- امید ہے کہ مکمل ہونے کے بعد ''فرہنگ و حواشی کلیات اقبال'' مستقبل کے شارحین اقبال کے لیے ایک ماخذ کا کام دے گی -

(رئیس ادارت)

☆

۱- اس منصوبے کے دو حصے ہیں، تحشیہ اور فرہنگ-

۲- حواشی میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے :-

الف- کلام اقبال کے بارے میں تاریخی تفصیل : یعنی یہ نظم یا غزل کب لکھی گئی تھی ، پہلی مرتبہ کہاں چھپی تھی ، اس میں کیا تبدیلیاں کی گئیں وغیرہ -

ب- اعلام اور تلمیحات : یعنی اقبال نے جن شخصیات ، واقعات ، مقامات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے یا ان کی طرف اشارہ کیا ہے، ان کا ضروری تعارف -

ج- مشکلات ---- یعنی ایسے مقامات جہاں خیال دقیق ہو یا الفاظ مشکل ہوں یا کوئی بنیادی تصور بیان ہوا ہو---- ان مقامات کی تشریح ، توضیح اور تفصیل - اس میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ عام قاری کی مشکل کو سادہ اسلوب میں حل کیا جائے اور وہ مقامات جہاں اہل علم الجھ سکتے ہیں یا غور وفکر پر مجبور ہو سکتے ہیں ، ان پر علمی انداز سے قلم اٹھایا جائے تا کہ اس خیال اور تصور کی عظمت جسے عام سطح تک نہیں لایا جا سکتا ، مجروح نہ ہو-

۳- فرہنگ میں کلیدی الفاظ اور اصطلاحات کو کھولا گیا ہے ، اور اس میں بھی اسی اصول پر عمل کیا گیا ہے جو حواشی کی شق ''ج'' میں بیان ہوا - ہر لفظ اور اصطلاح کے تمام معانی ایک ہی اندراج میں نہیں دیے گئے - ہر اندراج میں وہی معنی لکھے گئے ہیں جو اس خاص جگہ پر اقبال کے پیش نظر تھے -حتمی تدوین کے بعد کسی لفظ کے تمام معنوی پہلو یکجا حالت میں سامنے آ جائیں گے-

☆

صفحہ کلیات
۳۴۵

ے میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں

نوائے شوق

۱ - عاشق کی پکار جس میں ہجر کا اٹل دکھ، اور وصل کی نہ پوری ہونے والی آرزو یکجا ہوگئی ہو- صدائے عشق جس کی رسائی حریم ذات تک ہے

۲ - اس عاشق کی فریاد جو:

۲:۱ غلبۂ حال کی وجہ سے وصل کا ناممکن ہونا فراموش کر دے

۲:۲ صفات کا پردہ اٹھا کر ذات تک پہنچنے کا آرزومند ہو

۲:۳ عشق کے ان لامتناہی مطالبات کی تکمیل کے درپے ہو جن کا ہدف ذات ہے، ماورائے صفات ذات

۲:۴ ذات عبد کو ذات معبود سے اس طرح واصل کرنے کا متمنی ہو کہ دونوں کا امتیاز برقرار رہے

صفحہ کلیات
۳۴۵

حریم ذات

ذات الٰہیہ کا مکان جو صفات سے ماورا اور جہات سے پاک ہے- یہاں

کسی کا گزر نہیں
نیز دیکھیے: ''لا مکاں''

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

؎ غلغلہ ہاے الاماں بت کدۂ صفات میں

<u>غلغلہ ہاے الاماں</u>

خدا کی پناہ، کا شور، یا اللہ خیر! کا شور، الامان و الحفیظ کی پکار

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

<u>بت کدۂ صفات</u>

بت کدہ وہ عالم ہے جہاں کثرت نے وحدت، اعتبار نے حقیقت' ظاہر نے باطن اور صورت نے معنی کی جگہ لے رکھی ہو- یعنی جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، وہ خود مقصود بن گیا ہو

بت کدۂ صفات، کا مطلب یہ ہے کہ صفات، ذات کی ضروری معرفت اور اس سے عملی وابستگی کا لازمی ذریعہ ہیں، مگر مقصود حقیقی ذات ہی ہے جو کسی بھی طرح کے ظہور کو قبول نہیں کرتی - اس لیے صفات کو ذات کا مظہر یا عین سمجھنا گویا بت پرستی ہی کی ایک قسم ہے جس سے یہ لازم آتا ہے کہ چونکہ ذات باری تعالیٰ قادر ہے' سمیع ہے' بصیر ہے لہٰذا قدرت، سمع اور بصر بھی معبود ہے

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

؎ حور و فرشتہ ہیں اسیر میرے تخیلات میں

<u>تخیلات</u>

'تخیل (خیال میں آنا) کی جمع' غیر محسوس کو محسوس بنانے کا ذہنی عمل

نیز دیکھیے :''تخیل''

صفحہ <u>کلیات</u>

۳۴۵

؎ میری نگاہ سے خلل تیری تجلیات میں

<u>نگاہ</u>

وہ نظر جو :

۱-حقیقت کا مشاہدہ کرتی ہے

۲ - ظاہر سے گزر کر باطن تک رسائی رکھتی ہے

۳ - غیب کو شہود بنالیتی ہے یعنی جو چیزیں حواس کی گرفت سے باہر ہیں، انہیں بھی دیکھتی ہے

۴ - کائنات سے خالق کائنات تک جا پہنچتی ہے

۵ - صفات کا پردہ اٹھا کر ذات کو دیکھنا چاہتی ہے

<u>تجلیات</u>

۱ - تجلی کی جمع

۲ - ظہور صفات جو بلا واسطہ مظاہر اور لامتناہی ہے

نیز دیکھیے :''تجلی''، ''ذوق تجلی''، ''برق تجلی''

صفحہ <u>کلیات</u>

۳۴۵

؎ گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقشبند

<u>جستجو</u> :

یعنی حقیقت کی تلاش، اللہ کو پانے کی تڑپ جس میں امید کا پہلو غالب ہو

صفحہ <u>کلیات</u>

۳۴۵

<u>دیر و حرم</u>

۱ - مندر اور کعبہ

۲ - ظہورِ حق کے دو اصول جو کثرت و وحدت اور تشبیہ و تنزیہ پر دلالت کرتے ہیں
۳ - 'دیر' کا تعلق صفات سے ہے اور 'حرم' کا ذات سے

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

<u>نقش بند</u> :
۱ - نقش باندھنے والا، نقاش، مصور
۲ - معمار
۳ - ان دیکھے کی تصویر بنانے والا
۴ - حقیقت کو اظہار دینے اور معنی کو صورت میں ڈھالنے والا
۵ - اپنی سہولت کے لیے حقیقت محض کے تعینات ایجاد کرنے والا

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

ے میری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں

<u>فغاں</u> :
۱ - فریاد، چلا کے رونا، دہائی دینا
۲ - وصل سے مایوس ہو کر ہجر کے درد و غم کا اظہار جو محبوب کو سنانے کے لیے کیا جائے

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

<u>رستخیز</u> :
قیامت، ہنگامہ، ہلچل

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۵

<u>کعبہ و سومنات</u>
دیکھیے: 'دیر و حرم'

صفحہ <u>کلیات</u>

۳۴۵

؎ گاہ مری نگاہ تیز چیر گئی دل وجود

چیر گئی دل وجود :

وجود کے دل میں جو کچھ ہے ، اس تک پہنچ گئی --- یعنی ہستی کی انتہائی حقیقت تک رسائی حاصل کر لی

صفحہ کلیات

۳۴۵

؎ گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں

توہمات :

۱ -''توہم'' (وہم میں آنا) کی جمع ،غیر حقیقی کو حقیقی اور حقیقی کو غیر حقیقی سمجھنا

۲ - اوہام باطل

نیز دیکھیے : ' وہم'

(۲)

صفحہ کلیات

۳۴۶

؎ اگر کج رو ہیں انجم آسماں تیرا ہے یا میرا

کج رو

۱ - ٹیڑھی چال والا

۲ - سیدھی رہ نہ چلنے والا

۳ - کسی ضابطے کی پابندی نہ کرنے والا

۴ - جو کسی ضابطے کی پابندی نہ کرے

۵ - بگاڑ پیدا کرنے والا

۶ - سرکش

صفحہ کلیات

۳۴۶

انجم:

۱ - ستارے

۲ - ستارے جن کی چال دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے

۳ - نظام تکوین کے فعال عناصر

صفحہ کلیات

۳۴۶

؎ خطا کس کی ہے یا رب! لامکاں تیرا ہے یا میرا

لامکاں:

'مکاں' کی ضد جو جہات سے پاک ہے - ذات باری تعالیٰ کا عالم

صفحہ کلیات

۳۴۶

اسے صبح ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر
مجھے معلوم کیا وہ رازداں تیرا ہے یا میرا

یعنی

۱ - اللہ کے حکم کے باوجود ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا - اس میں یہ ہمت کہاں سے آئی، یہ ایک ایسا راز ہے جسے اللہ جانتا ہے یا خود ابلیس - آدم بچارہ متاثر فریق ہونے کے باوجود بے خبر ہے

۲ - شیطان کو اللہ کا رازداں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ:

۲:۱ - اللہ کی معرفت رکھتا ہے

۲:۲ - تقدیر کے اسرار سے آگاہ ہے

۲:۳ - تخلیق آدم کے پورے منصوبے میں ایک فعال کردار رکھتا ہے

۲:۴ - اللہ کے قرب کا طویل تجربہ رکھتا ہے

۲:۵ - معتوب ہونے کے باوجود موحد ہے، اور اللہ کی رضا پر راضی

۲:۶ - بندوں کے احوال، افعال اور انجام کا خداداد علم رکھتا ہے

۲:۷ - اختیار کی حقیقت کا عالم اور معلم ہے

صفحہ کلیات

۳۴۶

محمدؐ بھی ترا ، جبریل بھی ، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرف شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

یعنی

۱ - اے اللہ ! تیری ترجمانی کے لیے محمد ﷺ بھی ہیں ، جبریل بھی ہے اور قرآن بھی - آخر میرا بھی تو کوئی ترجمان ہونا چاہیے ! سو یہ نوائے شوق اور جذبۂ عشق ہی وہ چیز ہے جو تیری جناب میں میری ترجمانی کرتی ہے -

۲ - رسول ﷺ ' جبریل اور قرآن سے' تو ظاہر ہے ، اور یہ نغمۂ محبت جو میرے سینے سے بلند ہو رہا ہے ، میرا اظہار ہے -

۳ - وحی تیرا پیغام ہے میری طرف ، اور یہ حرف شیریں جو میرے دل سے برآمد ہوا ہے ، میرا جوابی پیغام ہے تیرے حضور -

۴ - مانا کہ پورا عالم وجود تیرا ہی مظہر ہے ، مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس جذبۂ عشق میں جو میرے حرف حرف میں سمایا ہوا ہے ، کس کا ظہور ہے، تیرا یا میرا یا دونوں کا - کہیں ایسا تو نہیں کہ محبت ہی نے تجھے بھی ظاہر کیا ہو اور مجھے بھی !

نیز دیکھیے : محبت، محمد ﷺ ، جبریل ،قرآن ،حرف شیریں -

صفحہ کلیات

۳۴۶

محمد ﷺ

۱ - رسول اکرم ﷺ

۲ - خدا کا آخری ، ابدی اور عالم گیر پیغام لانے والے پہلے اور آخری نبی

۳ - آپؐ کی ذات سے حق کا تفصیلی اور حتمی ظہور ہوا - حق کی کوئی ایسی صورت یا معنی جس کی سند آپؐ سے نہیں ملتی ، وہم باطل ہے حتیٰ کہ آپ پر ایمان لائے بغیر توحید کا دعوا بھی نا قابل قبول ہے ، چاہے گزشتہ شرائع کی بنیاد پر ہو یا عقلی دلائل کی اساس پر

۴ - تمام مکلّف مخلوقات کے لیے مستقل مدار نجات اور ذریعۂ وصول الی اللہ

صفحہ کلیات
۳۴۶

جبریلؑ:
۱ - انبیا علیہم السلام پر وحی لانے والے اللہ کے مقرب ترین فرشتے
۲ - اللہ کا آخری پیغام، آخری نبی کو پہنچانے والے
۳ - قرآن مجید نے جبریل امین کو روح القدس (پاک روح) روح الامین (فرشتۂ معتبر) [الروح]، رسول کریم (پیغام بر گرامی قدر) ذومرہ (زور آور یا حسین)، ذی قوۃ (صاحب طاقت)، شدید القویٰ (سخت قوتوں والا) مکین (مرتبے والا) مطاع (سب کا مانا ہوا) امین (با امانت) جیسے گراں قدر اوصاف سے متصف کیا ہے اور ان سے عداوت کو خدا سے عداوت کا سبب بتایا ہے۔
(لغات القرآن، مولانا محمد عبدالرشید نعمانی، جلد دوم، ص ۲۴۱، ندوۃ المصنّفین دہلی، طبع اول ستمبر ۱۹۴۵ء)
نیز دیکھیے: ''جبریل امین''، ''روح القدس''

صفحہ کلیات
۳۴۶

حرف شیریں:
۱ - میٹھا کلام
۲ - نوائے شوق، نغمۂ محبت، ترانۂ عشق
۳ - عاشق کا خطاب جو محبوب کو خوش کر دے
۴ - جمال محبوب کی حکایت
۵ - کلام اقبال

(۳)

صفحہ کلیات
۳۴۷

ے گیسوئے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
گیسوئے تاب دار:

۱ - بل کھائے ہوئے کھلے بال جنھیں جال سے تشبیہ دی جاتی ہے، کنڈل والی زلف جسے کمند سے تشبیہ دی جاتی ہے

۲ - تجلی جمال جو شان تنزیہ کے منافی نہ ہو، مخفی کو مخفی تر اور ظاہر کو ظاہر تر کرنے والی تجلی

۳ - کشش الٰہیہ کا وہ درجہ جہاں حصول بھی یقینی ہے اور عدم حصول بھی - یہاں قرب کا نشاط اور اٹل دوری کا قلق، ایک کیفیت میں ڈھل جاتا ہے

۴ - وہ تجلی جس سے ظہور وخفا اور جمال وجلال کی عینیت کا انکشاف ہوتا ہے

۵ - ذات کا پردۂ جمال

۶ - وہ مرتبۂ ظہور جو اصول جمال کا آئنہ دار ہے اور ذات وصفات کے باہم 'لاغیر' ہونے پر دلالت کرتا ہے - (متکلمین اور صوفیہ کے اکثریتی موقف کے مطابق ذات وصفات میں' لا عین ولا غیر' کی نسبت ہے، جلال سے 'لاعین' کا اثبات ہوتا ہے اور جمال سے' لا غیر' کا)

صفحہ کلیات

۳۴۷

ع ہوش وخرد شکار کر، قلب ونظر شکار کر

ہوش وخرد:

۱ -''ہوش سے مراد ہے: شعور، جو حواس خمسہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس شعور کی ترقی یافتہ صورت کو عقل (یعنی خرد) سے تعبیر کرتے ہیں'' (شرح بال جبریل، یوسف سلیم چشتی، ص ۹۷)

۲ - اپنا احساس اور دوسروں کی خبر- ہوش سے مراد ہے یہ احساس کہ میں ہوں، اور خرد سے مراد ہے یہ شعور کہ کائنات ہے

۳ - ہوش کا تعلق حسن اور حال سے ہے، اور خرد کا ذہن اور استدلال سے

۴ -'' ہوش وخرد شکار کر'' یعنی حب عقلی عطا فرما

صفحہ کلیات

۳۴۷

قلب ونظر

۱ - دل اور نگاہ
۲ - دل جومحبوب کی معرفت کے لیے ہے اور چشم دل جومحبوب کے دیدار کے لیے ہے
۳ - ' نظر' اگر' فکر' کے ساتھ استعمال ہوتو اس کے معنی ہوں گے استدلال 'غور' خیال ---- اور اگر' قلب' کے ساتھ ہوتو اس سے مراد یا تو صرف آنکھ' ہو گی یا' چشم دل' - اہل منطق نے' فکر' کو جنس اور' نظر' کو اس کا فصل قرار دیا ہے، یہی اصول ،قلب ونظر، پر بھی وارد ہوتا ہے-' نظر' کو ' قلب' کا فعل ذاتی سمجھنا چاہیے
۴ -'' قلب ونظر شکار کر'' یعنی حب عشق عطا فرما

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۷

عشق بھی ہو حجاب میں حسن بھی ہو حجاب میں
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر

یعنی :
۱ - دونوں میں سے کوئی آشکار ہو جائے ،نتیجہ ایک ہی ہے-حسن ظاہر ہو گیا تو گویا عشق پردے سے نکل آیا اور عشق آشکار ہو گیا تو گویا حسن کا ظہور ہو گیا - مطالبہ یہ ہے کہ خدایا ! خود کو ظاہر کر دے تا کہ مجھے پورا اظہار مل جائے یا میری حقیقت کو آشکار کر دے تا کہ تو پوشیدہ نہ رہے
۲ - بار الہا! یا تو خود کا ظاہر کر دے اور مجھے چھپا رہنے دے، یا مجھے ظاہر کر دے اور خود کو چھپا رہنے دے- ان دونوں میں سے کوئی ایک صورت ضرور ہونی چاہیے ورنہ کارخانہ وجود بے معنی ہے
اس شعر میں اقبال نے عشق کو وحدت الوجود کی گرفت سے نکالا ہے اور بقاء، امتیاز اور غیریت کی اساس بنایا ہے-

صفحہ <u>کلیات</u>
۳۴۷

؎ میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو

<u>صدف</u> :

۱ - سیپ جس میں موتی پوشیدہ ہو
۲ - اعلیٰ روحانی امکانات رکھنے والا آدمی ، صاحب دل
۳ - مثالی مسلمان جس کا باطن اللہ کے نور سے منور ہو ، اللہ کا عاشق

صفحہ کلیات
۳۴۷

گہر:
۱ - موتی
۲ - خودی
۳ - عشق
۴ - روح
۵ - نور باطن
۶ - فطری خوبی اور خیر

صفحہ کلیات
۳۴۷

؎ میں ہوں خزف تو تو مجھے گوہر شاہوار کر

خزف
۱ - ٹھیکری ، سنگ ریزہ
۲ - جس کا وجود وجسمانیت کی سطح تک محدود ہو
۳ - بے وقعت اور بے مصرف ہستی
۴ - وہ آدمی جو روح ' عشق ' تخلیقی امکانات ' حقیقی معنویت ' اندر کی روشنی ، حرارت ، خودی اور فطرت کی بلندی سے محروم ہو

گوہر شاہوار
۱ - وہ موتی جو بادشاہوں کے لائق ہو ، بے بہا موتی
۲ - وہ آدمی جس کے ذاتی اوصاف اور فطری کمالات بے مثال ہوں

صفحہ کلیات

۳۴۷

ے نغمۂ نوبہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو

نغمۂ نوبہار

بھری بہار میں گایا جانے والا گیت، یعنی ملت اسلامیہ کے روحانی اور تاریخی عروج کو دیکھ کر اس کی خوشی میں چھیڑا جانے والا نغمہ

صفحہ کلیات

۳۴۷

ے اس دم نیم سوز کو طائرک بہار کر

دم نیم سوز:

۱ - ادھ جلا سانس

۲ - نغمہ گری کی قوت جسے طرح طرح کی مشقتوں اور پابندیوں سے گزرنا پڑا ہو

۳ - نغمہ بننے والی سانس جو سینے میں لگی آگ سے گزر کر آتی ہے

۴ - عروج اور آزادی کی شدید تمنا میں کی جانے والی شاعری، اقبال کی شاعری

صفحہ کلیات

۳۴۷

طائرک بہار

۱ - بہار کا پنچھی، خزاں میں بہار کی خوش خبری لانے والا پرندہ

۲ - اچھے زمانے کی آمد کی خبر دینے والا، ملت اسلامیہ کو عروج کی بشارت دینے والا

نیز دیکھیے: ''نغمہ نو بہار'' ''دم نیم سوز''

(۴)

صفحہ کلیات

۳۴۸

ے نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

بندۂ آزاد:

۱ - اللہ کا غلام اور ہر چیز سے آزاد

۲ - اللہ کا بے غرض بندہ جو انعام وغیرہ کی خواہش نہیں رکھتا

۳ - جس کا مطلوب و مقصود صرف اور صرف اللہ ہو

۴ - جس کو بندگی نے ماسوی اللہ سے بے نیاز کر دیا ہو

۵ - 'بندۂ آزاد' کی ترکیب میں تضاد سے حسن پیدا کیا گیا ہے

صفحہ کلیات

۳۴۸

ے کرم ہے یا کہ ستم تیری لذّت ایجاد

لذّت ایجاد

تخلیق کا ذوق: کارِ تخلیق سے لطف اندوز ہونا، کائنات کی تخلیق مسلسل کا محرّک

صفحہ کلیات

۳۴۸

ے قصور وار، غریب الدیار ہوں لیکن

قصور وار

جن سے جنت میں گندم کھانے کا قصور سرزد ہوا یعنی آدم، مراد انسان

صفحہ کلیات

۳۴۸

غریب الدیار:

۱ - جس سے وطن چھوٹ گیا، پردیسی

۲ - آدم جنہیں اپنا وطن یعنی جنت چھوڑ کر زمین پر آنا پڑا

۳ - انسان جو اپنے اصلی وطن سے دور ہے

صفحہ کلیات

۳۴۸

۶۶

؎ ترا خرابہ فرشتے نہ کر سکے آباد

خرابہ

ویرانہ، یعنی زمین

صفحہ کلیات

۳۴۸

؎ وہ دشت سادہ' وہ تیرا جہان بے بنیاد

دشت سادہ

اجاڑ صحرا، چٹیل میدان --- یعنی آدم کے نزول سے پہلے کی دنیا

جہان بے بنیاد

یعنی دنیا جسے انسان نے آ کر ہونے کی بنیاد فراہم کی

صفحہ کلیات

۳۴۸

؎ مقام شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں

مقام شوق

مرتبۂ عشق، شوق سے مراد ہے محبوب تک پہنچنے کی ایسی تڑپ کہ سر کٹا دینا بھی کوئی بڑا کام نہ لگے، عشق میں سختیاں جھیلنے کا مقام

(۵)

صفحہ کلیات

۳۴۹

؎ میری بساط کیا ہے، تب وتاب یک نفس

۶۷

تب و تاب یک نفس
دم بھر کی چمک دمک ، پل بھر کی نمود ، ایک سانس کی زندگی

(۶)

صفحہ کلیات
۳۵۰

؎ بنایا عشق نے دریائے ناپیدا کراں مجھ کو

عشق :

۱ - حقیقت انسانی کا ذاتی داعیہ جو انسان کو اس کے انفرادی اور نوعی تشخص کے افقی حدود سے بلند ہونے کی قوت دیتا ہے

۲ - اللہ نے چاہا کہ اس کا ظہور ہو ، یہ ' حب ' ہے - انسان اسی خواہش ظہور کا ایک فعال مظہر ہے ، اور ظہور حق کے لیے ضروری ہے کہ خود انسان بھی اپنے اس کمال کے ساتھ ظاہر ہو جو اسے مظہر حق بننے کے لیے بخشا گیا ہے ، اور جسے موجودیت کے عام پیمانوں سے نہیں ناپا جا سکتا - یعنی موجودات جن حدود سے عبارت ہیں ، وہ اس کمال کا احاطہ نہیں کر سکتے - مظہریت کی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ، جو اس پر ڈالی گئی ہے ، انسان بھی اپنی پوری حقیقت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہتا ہے - اقبال کی اصطلاح میں یہ 'عشق ' ہے - گویا تقاضائے ظہور مشترک ہے ، اللہ کی طرف سے ہو تو اس کا نام 'حب ' ہے اور بندے کی طرف سے ہو تو ' عشق '

۳ - بندگی کا منتہا ، یعنی اللہ کے رنگ میں رنگ جانا -

صفحہ کلیات
۳۵۰

؎ یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے

خود نگہداری :

۱ - خود کو سینت سینت کر رکھنا ؛ اپنے آپ میں مگن رہنا ، اپنی ہی طرف متوجہ رہنا ، اپنی ہی فکر میں لگے رہنا

۲ - خودی کی نچلی سطح تک محدود رہنا

۳ - خودی کی حقیقت یعنی خدا سے غافل اور لاتعلق رہنا

۴ - انفرادی خودی کو اجتماعی خودی میں ضم نہ ہونے دینا

صفحہ کلیات

۳۵۰

کہیں اس عالم بے رنگ و بو میں بھی طلب میری

عالم بے رنگ و بو :

۱ - دوسری دنیا، عالم آخرت جو دارالعمل نہیں

۲ - ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں: وہ عالم جو ظہور صفات کے دائرے سے ماورا ہے

صفحہ کلیات

۳۵۰

وہی افسانۂ دنبالہ محمل نہ بن جائے

افسانہء دنبالہء محمل

۱ - محمل کے پیچھے چلنے کی کہانی

۲ - مجنوں، لیلیٰ کی سواری کے پیچھے پیچھے پھرتا رہتا تھا، یہاں اسی طرف اشارہ ہے

۳ - محبوب کے قریب ہو کر بھی اس کی جستجو میں رہنے والے عاشق کا قصہ